✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت ہستی باری تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

ہستی باری تعالیٰ، کتبِ مقدّسہ کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۚۛ شَهِدْنَا ۚۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ

(الاعراف:173)

کہ (یاد کرو) جب تیرے ربّ نے بنی آدم کی صُلب سے ان کی نسلوں (کے مادّۂ تخلیق) کو پکڑا اور خود انہیں اپنے نُفوس پر گواہ بنا دیا (اور پوچھا) کہ کیا مَیں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں۔ مبادا تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم تو اس سے یقیناً بے خبر تھے۔

ہر دم نشانِ تازہ کا محتاج ہے بشر
قصوں کے معجزات کا ہوتا ہے کب اثر
کیونکر ملے فسانوں سے وہ دلبرِ ازل
گر اِک نشاں ہو ملتا ہے سب زندگی کا پھل

سامعین کرام! مجھے آج اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت مسلّمہ الہامی کتب سے دینے ہیں۔ ہستی باری تعالیٰ کے حوالے سے گزشتہ تقاریر میں ہم سُن آئے ہیں کہ دنیا میں جس قدر بھی چھوٹے بڑے مذاہب آئے وہ سب خدا کی واحد ہستی کے قائل تھے۔ مرورِ زمانہ نے اُن میں ایک خدا سے زیادہ کے تصوّر کو تعارف کروایا ورنہ تو خدائے عزّوجلّ واحد و یگانہ ہے اور اُس نے اپنی وحدانیت کے پرچار اور اپنی وحدانیت کے پرستار بنانے کے لئے انبیاء بھیجنے کا سلسلہ جاری کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”اس میں شک نہیں کہ ابتدا میں ان تمام مذاہب کی بنیاد حق اور راستی پر تھی مگر مرور زمانہ سے ان میں طرح طرح کی غلطیاں داخل ہو گئیں یہاں تک کہ اصل حقیقت انہی غلطیوں کے نیچے چھپ گئی۔“

(ریویو آف ریلیجنز جلد 3 نمبر 10 صفحہ 352)

آئیں! وقت کی مناسبت سے چند مذاہب میں توحید کی تعلیم کا جائزہ لیں۔ سب سے پہلے ہندو مذہب کو لیتے ہیں۔ ایک ہندو ایک خدا تعالیٰ جسے وہ ایشور کے نام سے پکارتے ہیں کی ہستی کا قائل ہے۔ اس مذہب کے عقائد کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرنے پر قائم ہے۔ اس مذہب کی مسلّمہ کتب میں ہستی باری تعالیٰ کے جو ثبوت ملتے ہیں ان میں سے چند حوالے پیش کیے جاتے ہیں۔

رگ وید میں لکھا ہے کہ (ترجمہ) وہ ایک ہی خدا سب کا مالک ہے۔ وہی کمال نگران ہے۔ ہم اپنی بھلائی کے لیے اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔

(رگ وید منڈل 8 سوکت 25 منتر 16)

اسی طرح لکھا ہے کہ (ترجمہ) جو خدا تمام انسانی دنیا کا ایک ہی معبود ہے اسی کے لیے ان کلمات سے اچھی طرح عبادت کرو۔ وہی سکھ کی بارش کرنے والا قادر مطلق، حق نما، سب کچھ جاننے والا اور تمام طاقتوں کا مالک ہے۔

(رگ وید منڈل 6 سوکت 22 منتر 1)

اسی طرح سام وید میں لکھا ہے خدا ہمیشہ سب کے ساتھ انصاف کرتا ہے۔ وہ بُرے لوگوں کو سزا دیتا ہے اور نیک لوگوں کو ان کے عمل کے مطابق سکھ بانٹتا ہے۔

(سام وید ادھیائے 1 اکھنڈ 3 منتر 2)

پھر اتھر وید میں توحید کے متعلق لکھا ہے کہ (ترجمہ) "وہ خدا نہ دوسرا ہے نہ تیسرا اور نہ چوتھا کہا جاتا ہے۔ وہ پانچواں، چھٹا اور ساتواں بھی نہیں کہا جاتا ہے۔ وہ آٹھواں، نواں اور دسواں بھی نہیں کہا جاتا ہے۔ وہ خدا تمام دنیا کے جانداروں اور بے جان شے کو دیکھتا ہے۔ اسے سب طاقتیں حاصل ہیں۔ وہ اکیلا ہی موجود ہے۔ اسی میں زمین وغیرہ سبھی دیوتا موجود ہیں۔"

(اتھر وید، کانڈ 13 انواک 4، سوکت 5 منتر 3 تا 8)

سامعین! دنیا کے قدیم مذاہب میں یہودیت کا شمار ہوتا ہے۔ یہودیت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے بیٹے یہودہ کی طرف منسوب ہے جو ملک فلسطین میں آباد ہوا اور اُس کی نسل یہودی کہلائی۔

یہودی ایک خدا کا اقرار کرتے ہیں۔ چنانچہ تورات میں ہمیں یہ تعلیم ملتی ہے کہ

"مَیں رب تیرا خدا ہوں جو تجھے ملک مصر کے غلامی سے نکال لایا میرے خلاف کسی میرے علاوہ کسی اور معبود کی پرستش نہ کرنا۔ اپنے لیے بت نہ بنانا۔ کسی بھی چیز کی مورت نہ بنانا، چاہے وہ آسمان میں زمین پر یا سمندر میں ہو۔ نہ بتوں کی پرستش نہ ان کی خدمت کرنا کیونکہ مَیں تیرا رب غیور خدا ہوں۔"

(خروج باب 20 آیت 2 تا 5)

باوجود اس کے کہ یہودیت ایک خدا کا اقرار کرتی ہے لیکن یہود کے بعض فرقے حضرت عزیز علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں درج ہے کہ

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

(التوبہ:30)

یعنی یہود نے کہا ہے کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ محض ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ ان لوگوں کے قول کی نقل کر رہے ہیں جنہوں نے (ان سے) پہلے کفر کیا تھا۔ اللہ انہیں نابود کرے یہ کہاں الٹے پھیرائے جاتے ہیں۔

یہود کے اس عقیدہ کے برخلاف اسلام نے توحید خالص کے نظریہ کو پیش فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ۔ وَلَمْ يُوْلَدْ۔وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

کہ تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

یہودی مذہب میں اللہ تعالیٰ کو زمین و آسمان کا خالق قرار دیا گیا لیکن اس کے ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی پیدائش کے بعد تھک گیا۔ چنانچہ تورات میں لکھا ہے:

"یوں آسمان و زمین اور ان کی تمام چیزوں کی تخلیق مکمل ہوئی۔ ساتویں دن اللہ کا سارا کام تکمیل کو پہنچا۔ اس سے فارغ ہو کر اُس نے آرام کیا۔"

(خروج باب 2 آیت 1 تا 3)

اس کے مقابل پر اسلام یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور پیدا فرمانے میں یا ان کا انتظام کرنے میں اس کو کوئی تھکن محسوس نہیں ہوئی اور نہ اس کو آرام کی ضرورت پیش آئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ان کی تخلیق سے تھکا نہیں، اس بات پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں! یقیناً وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

(احقاف:34)

الغرض یہودیت کے بنیادی عقائد میں ہستی باری تعالیٰ کا نظریہ نہایت رسوخ کے ساتھ موجود رہا ہے۔ توریت کی مشہور کتاب استثناء میں لکھا ہے:

"سنو اے بنی اسرائیل! ہمارا مالک خدا ہے، وہ ایک مالک ہے۔"

(استثنا باب 6 آیت 4)

سامعین! عیسائی مذہب میں خدا کے تصوّر کے بارے مارس ریلٹن لکھتا ہے:

"عیسائیت کا خدا کے بارے میں یہ تصوّر ہے کہ وہ ایک زندہ جاوید وجود ہے جو تمام امکانی صفات کمال کے ساتھ متصف ہے۔ اسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے لیکن پوری طرح سمجھا نہیں جا سکتا۔ اس لیے اس کی حقیقت کا ٹھیک ٹھیک تجزیہ ہمارے ذہن کی قوت سے ماوراء ہے۔ وہ فی نفسہ کیا ہے؟ ہمیں معلوم نہیں۔"

(بحوالہ عیسائیت کیا ہے؟ صفحہ 7 از محمد تقی عثمانی)

عیسائی مذہب میں خدا تین اقانیم (Persons) سے مرکب ہے۔ باپ، بیٹا اور روح القدس اسی عقیدہ کو تثلیث کہا جاتا ہے۔ بہت سادہ الفاظ میں خدا بیک وقت ایک اکائی جوہر بھی ہے اور اسی آن میں اپنی ذات یا وجود میں تین مختلف اقانیم بھی رکھتا ہے، یعنی ایک تین میں اور تین ایک میں کا عقیدہ ہے۔ اِسے تثلیث بولتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے خدا ہونے کی شدت سے تردید فرمائی ہے اور تثلیث کا عقیدہ رکھنے والوں کے لیے دردناک عذاب دیے جانے کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ جبکہ مسیح نے تو یہی کہا تھا اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ یقیناً وہ جو اللہ کا شریک ٹھہرائے اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔ یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے بھی جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے۔ حالانکہ ایک ہی معبود کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور اگر وہ اس سے باز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو ان میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا دردناک عذاب ضرور آ لے گا۔

(المائدہ:73۔74)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تثلیث کا عقیدہ بھی ایک عجیب عقیدہ ہے۔ کیا کسی نے سنا ہے کہ مستقل طور پر اور کامل طور پر تین بھی ہوں اور ایک بھی ہو اور ایک بھی کامل خدا اور تین بھی کامل خدا ہو۔"

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد 20 صفحات 348)

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے عیسائیو! یاد رکھو کہ مسیح ابن مریم ہرگز ہرگز خدا نہیں ہے تم اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ خدا کی عظمت مخلوق کو مت دو۔ ان باتوں کے سننے سے ہمارا دل کانپتا ہے کہ تم ایک مخلوق ضعیف درماندہ کو خدا کر کے پکارتے ہو سچے خدا کی طرف آ جاؤ تا تمہارا بھلا ہو اور تمہاری عاقبت بخیر ہو۔"

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 55)

سامعین! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے خدا کا بیٹا ہونے کا بھی شدت سے ردّ فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ مریم آیات 31 تا 37 میں فرماتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ

اُس نے کہا یقیناً مَیں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ نیز مجھے مبارک بنا دیا ہے جہاں کہیں مَیں ہوں اور مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک مَیں زندہ رہوں اور اپنی ماں سے حسن سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے سخت گیر اور سخت دل نہیں بنایا اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن مجھے جنم دیا گیا اور جس دن مَیں مروں گا اور جس دن مَیں زندہ کر کے مبعوث کیا جاؤں گا۔ یہ ہے عیسیٰ بن مریم۔ (یہ) وہ حق بات ہے جس میں وہ شک کر رہے ہیں۔ اللہ کی شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا بنالے۔ پاک ہے وہ۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اسے محض "ہو جا" کہتا ہے تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے اور یقیناً اللہ ہی میرا رب اور تمہارا رب ہے۔ پس تم اس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا کے لیے بیٹا تجویز کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی موت کا یقین کرنا ہے۔ کیونکہ بیٹا تو اس لیے ہوتا ہے کہ وہ یادگار ہو۔ اب اگر مسیح خدا کا بیٹا ہے تو پھر سوال ہو گا کہ کیا خدا کو مرنا ہے؟"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 220 مطبع قادیان 2003)

جبکہ بت پرستی کی مخالفت کرتے ہوئے تورات میں لکھا ہوا ہے:
"میرے علاوہ کوئی خدا نہیں، تمہیں چاہیے کہ میری کوئی تصویر کشی نہ کرو۔ مجھ سے کسی کی مشابہت نہیں ہے، نہ آسمان پر، نہ زمین پر اور نہ پانی کے نیچے۔ لہذا تم کسی اور کے سامنے نہ جھکو، ان کی طرف نہ دیکھو، مَیں ہی تمہارا خدا ہوں۔"

(خروج باب 20 آیت 3 تا 5)

اسی طرح سے کتاب استثناء میں لکھا ہوا ہے۔
"میرے علاوہ کوئی اور خدا نہیں، لہذا تم میری تجسیم نہ کرو۔ آسمانوں میں زمین کے اوپر اور پانی کی گہرائیوں میں کوئی بھی میرا ہمسر نہیں ہے۔ پس تمہیں چاہیے کہ تم ان کو سجدہ نہ کرو اور نہ ہی ان کی خدمت کرو۔ میں ہی خدا اور مالک ہوں۔"

(استثناء باب 5 آیت 7 تا 9)

سامعین! حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:
"خدا تعالیٰ کے احکام میں سب سے پہلا حکم یہ ہے کہ اے بنی اسرائیل سنو! خداوند ہمارا خدا صرف ایک ہی خدا ہے اور تم اپنے خداوند سے اپنے پورے دل اور اپنی پوری روح اور اپنی پوری جان اور دماغ سے پیار کرنا۔"

(مرقس باب 12 آیت 29 تا 30)

پھر فرماتے ہیں۔
"ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہہ کر پکارتا ہے آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔ صرف وہی داخل ہوگا جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر عمل کرتا ہے۔"
"پہلے اللہ کی بادشاہی اور اس کی راست بازی کی تلاش میں رہو۔ پھر یہ تمام چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔"

(متی، باب 6 آیت 33)

"جو کلام تم مجھ سے سنتے ہو وہ میرا اپنا کلام نہیں ہے بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔"

(یوحنا، باب 14 آیت 24)

سامعین! زرتشت مذہب دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں سے ہے جو ایران کا قدیم قومی مذہب تھا۔ اس کے بانی حضرت زرتشت علیہ السلام ہیں۔ اس مذہب کے ماننے والوں کو ہندوستان میں پارسی کہا جاتا ہے جو خدا کی ہستی پر یقین رکھتے ہیں خدا کو وہ "اہورمزدا" کہتے ہیں۔ اس کا مطلب "عقلمند آقا" کا ہے۔ جس نے کائنات کو پیدا کیا۔
حضرت زرتشت علیہ السلام کا قول ہے:
"اے مالک! مجھے سچ بتا، مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کس نے زمین کو پختگی سے قائم کیا اور آسمان کو گرنے سے محفوظ رکھا ہوا ہے؟ ندیاں اور درخت کس نے تخلیق کیے ہیں؟ ہواؤں اور بادلوں کو کس نے چلایا ہے؟ اے مزدا! کس نے اچھے خیالات کو پیدا کیا ہے؟
اے خدا! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ مجھے حقیقت سے آشنا کر۔ تاریکی اور روشنی کو پیدا کرنے والا کون ہے؟ سونا اور جاگنا کس کی تخلیق ہیں؟ فرض کی ادائیگی کے لیے عقلمند کو یاد دلانے کے طور پر کس نے صبح، دوپہر اور شام کو مقرر کیا ہے؟

(یاسنا صفحہ 44 بحوالہ مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا، مصنف لیوس مور صفحہ 84)

زرتشت علیہ السلام ایک خدا کے پرستار تھے۔ انہوں نے عبادت میں کثرت پرستی یعنی کئی دیوتاؤں کی پرستش کو منع کر دیا۔

(بحوالہ اردو انسائیکلوپیڈیا، جلد سوم صفحہ 429)

سامعین! پانچویں نمبر پر بدھ مذہب کی تعلیمات کو لیتے ہیں۔ بدھ مذہب دنیا کا ایک قدیم مذہب ہے۔ اس کے بانی گوتم بدھ کہلاتے ہیں۔ بدھ مذہب گہرا فلسفہ، اعلیٰ روحانیت بلند اخلاقیات اور دینیاتی رسوم و روایات کا امتزاج ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات میں دکھوں سے بھری دنیا کو دکھوں سے نجات کا راستہ دکھانا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں بدھ خدا پرست نہیں تھے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بدھ نے ہندوؤں کے کئی خداؤں کے عقیدہ کا انکار کیا اور ویدوں کی گمراہ کن تعلیمات کی تردید کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بدھ مذہب کے بارے میں فرمایا ہے کہ

"یہ الزام جو بدھ خدا کا منکر ہے، یہ محض افترا ہے بلکہ بدھ ویدانت کا منکر ہے اور ان جسمانی خداؤں کا منکر ہے جو ہندو مذہب میں پائے گئے تھے۔ہاں وہ وید پر بہت نقطہ چینی کرتا ہے اور موجودہ وید کو صحیح نہیں مانتا اور اس کو ایک بگڑی ہوئی اور محرّف و مبدّل کتاب خیال کرتا ہے۔"

(مسیح ہندوستان میں،روحانی خزائن جلد15 صفحہ 91)

دراصل بدھ کی تعلیمات کو ان کی وفات کے معاً بعد قلم بند نہیں کیا گیا تھا بلکہ بادشاہ اشوک کے زمانہ میں بدھ کی تعلیمات کو قلم بند کیا گیا۔اس وقت تک بدھ عقائد میں اختلافات کا آغاز ہو چکا تھا اور راجہ اشوک کے بعد بدھ مذہب کا تنظیمی ڈھانچہ اور بدھ مذہب کے ماننے والے ہندو فلسفہ کے زیر اثر آ گئے تھے لہٰذا بدھ علیہ السلام کی حقیقی تعلیمات معاندین کی دست بُرد سے محفوظ نہ رہ سکیں۔جدید محققین جب اس مذہب کے بارے میں تحقیق کرنے آئے تو ان کے ہاتھوں میں وہ محرّف و مبدّل کتب اور ان میں درج تعلیمات لگیں جو بدھ مذہب کے قرون اولیٰ کے اعتقادات سے متضاد تھیں۔بدھ کی اصل تعلیمات کو جاننے کے لیے راجہ اشوک کے سنگی کتبوں میں ہزاروں سال سے منقش عبارتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔اشوک کے کتبوں کو اگر بدھ کی بنیادی تعلیم کے لیے معیار سمجھ لیا جائے تو بدھ لٹریچر کا تجزیہ آسان ہو جاتا ہے۔بدھ لٹریچر کے جو حصے کتبات اشوک کے مطابق ہیں وہ حقیقی ہیں اور مخالف حصے الحاقی۔خدا کے متعلق خاموشی یا انکار بدھ لٹریچر میں بات کا اضافہ ہے۔ابتدائی بدھ صحائف میں واضح طور پر خدا،اس کے دیوتاؤں اور اس کے بادشاہت کا ذکر موجود تھا۔

اشوک نے اپنے کتبات میں واضح طور پر خدا تعالیٰ کا ذکر کیا ہے۔اشوک کے کتبے جس رسم الخط اور زبان میں ہیں وہ متروک ہے۔اس کے لیے علماء کو بعض جگہ متن کی تعیین میں سخت دقت پیش آئی۔کچھ الفاظ مٹ گئے ہیں وہاں مناسب الفاظ تجویز کیے گئے۔Princep جو کہ اشوک کتبے کا پہلا پڑھنے والا محقّق ہے ستونی کتبہ ہفتم اور دھولی کے کتبہ میں تین جگہ "ایسانہ" لفظ کا ذکر پاتا ہے جس کے معنی ایشور کی ہیں۔بعد کے علماء نے "ایسانہ" سے پہلے سے مٹے ہوئے حروف ایسے تجویز کیے کہ یہ الگ لفظ نہ رہا۔بلکہ تجویز کردہ الفاظ کا حصہ بن گیا۔Princep نے واضح طور پر "ایسانہ" پڑھ کر اس کے معنی خدا کے کیے ہیں۔اس نے کتبہ دھولی کو یوں پڑھا ہے:

"خدا(ایسانہ) پر ایمان لاؤ اور اس کی ہستی کا اقرار کرو کیونکہ وہی اس بات کا سزاوار ہے کہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے۔"

(دھولی کا پہلا کتبہ)

مشہور محقّق آرتھر للی 1887ء میں لندن سے شائع شدہ اپنی کتاب Buddhidm in Christendom میں یہ اقتباس تحریر کرنے کے بعد دیکھتے ہیں کہ اشوک کے وقت کے براہمن خدا تعالیٰ کو ایسانہ کہتے تھے۔

(صفحہ 219 بحوالہ فردوس گم گشتہ، مصنفہ عبد القادر، صفحہ 16)

الغرض بدھ مذہب کا اس کے محفوظ مصادر کی مدد سے مطالعہ کرنے سے یہ امر عیاں ہو جاتا ہے کہ اس مذہب کی بنیادی تعلیمات میں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت واشگاف طور پر موجود ہیں۔

سامعین! سکھ مذہب کی بنیاد خدا پرستی پر قائم ہے۔کسی دیوی دیوتا یا کسی مورتی کی پرستش سکھ میں جائز نہیں۔سکھ مذہب کی ابتدا حضرت بابا نانک رحمہ اللہ سے ہوتی ہے جنہوں نے اپنی عمر اسلامی ارکان وعقائد پر پابند رہتے ہوئے، اسلامی اولیاء اور مقدس مقامات کی زیارت اور ان سے استفادہ کرتے ہوئے گزاری۔ڈیرہ بابا نانک کے مقام پر موجود ان کا مقدس چولہ سکھ مذہب میں نہایت متبرّک اور قیمتی اثاثہ خیال کیا جاتا ہے۔اس چولہ پر قرآنی آیات اور ایسی عبارتیں لکھی ہیں جن سے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق نانک صاحب کے راسخ عقائد کی عکاسی ہو رہی ہے۔

سکھ مذہبی لٹریچر میں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت بکثرت موجود ہیں۔سکھوں کی مقدس کتاب "گرو گرنتھ صاحب" کے سارے کلام میں "مول منتر" (بنیادی کلمہ) کو سب سے مقدس سمجھا جاتا ہے جس کے الفاظ یوں ہیں:

ایک اونکار، ست نام، کرتا پرکھ، نر بھو، نرو

اکال مورت، اجونی، سے بھنگ، گر پرساد

(سری گورو گرنتھ صاحب جلد 1 صفحہ 1 ناشر بھائی چتر سنگھ جیون سنگھ بازار مائی سیواں امرتسر)

یعنی خدا ایک ہے، اسی کا نام سچ ہے، وہی قادر مطلق ہے، وہ بے خوف ہے، اسے کسی سے دشمنی نہیں، وہ ازلی ابدی ہے، بے شکل وصورت ہے، قائم بالذات ہے، خود اپنی رضا اور توفیق سے حاصل ہو جاتا ہے۔

مول منتر کے بعد دوسرا درجہ ”جپ جی“ کو حاصل ہے۔ سکھ مذہب میں بنیادی طریق عبادت ”نام سمرن“ یعنی ذکر الٰہی ہے۔ یہ خدا کا نام لیتے رہنے کا ایک عام طریقہ ہے، جس کے لیے چھوٹی تسبیح کا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اجتماعی شکل میں باجماعت موسیقی کے ساتھ گرنتھ صاحب کے کلام کا ورد بھی ہوتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ 5 میں لکھا ہوا ہے:

صاحب میرا ایکو ہے، ایکو ہے بھائی ایکو ہے
آپے مارے آپے چھوڑے، آپ لیو دیئے
آپے دیکھے وگے، آپے نذر کریئے
جو کچھ کرنا سو کر رہیا، اور نہ کرنا جائی
جیسا درتے تیسو کہیے ،سب تیری وڈیائی

ترجمہ اِس کا یہ ہے کہ میرا مالک ایک ہے، ہاں ہاں بھائی! وہ ایک ہے۔ وہی ماننے والا ہے اور زندہ کرنے والا ہے وہی دے کر خوش ہوتا ہے۔ وہی جس میں چاہتا ہے اپنے فضلوں کی بارش کر دیتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کے بغیر اور کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے ہم وہی بیان کرتے ہیں، ہر چیز اس کی حمد بیان کر رہی ہے۔

الغرض اسلام کے علاوہ دیگر تمام ادیان کی کتب مقدسہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب میں ایک تعلیم مشترک پائی جاتی ہے کہ انسان کو سوائے ایک خدا کے کسی اور کی عبادت نہیں کرنی چاہیے اسی ایک حقیقت کو اجاگر کرنے کے لیے تمام انبیاء علیہ السلام دنیا کے الگ الگ مقامات پر مبعوث ہوئے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا آسمان وزمین کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیضے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر وزبر کی پناہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر یک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو۔ یا اس سے مستفیض نہ ہوں بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اُسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 191 حاشیہ نمبر 11)

اللہ کرے کہ انسان اپنی حقیقی خالق ومالک کو پہچانے اور اسی کی عبادت کرے اور اس کے آگے سجدہ ریز ہو۔ آمین

(خاکسار نے اِس تقریر کی تیاری میں مکرم قمر الحق خان صاحب آف قادیان کے ایک مضمون سے مدد لی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

(کمپوزڈ: مسز عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ)